Allama Iqbal Open University AIOU BS solved Assignment NO 1 Autumn 2025 Code 9401 Islamiat

سوال نمبر -1 سورۃ الحجرات اور سورۃ الفرقان کا ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی لکھیں۔

سورۃ الحجرات کا خلاصہ

سورۃ الحجرات قرآن پاک کی 49ویں سورت ہے، جو مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں **اخلاق، معاشرت، اسلامی بھائی چارے، عدل و انصاف، بدگمانی، غیبت، جھگڑوں کے حل اور ادبِ نبوت** کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سورت مسلمانوں کو ایک مہذب معاشرے کے آداب سکھاتی ہے۔

اہم مضامین:

1. **اللہ اور رسول ﷺ کے احترام کا حکم:**

مسلمانوں کو سکھایا گیا کہ وہ اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ

کریں اور نبی کے سامنے ادب کے ساتھ بات کریں۔

ترجمہ: *"اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔" (آیت 2)*

2. **جھگڑوں میں انصاف کا حکم:**

اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کراؤ، اگر ایک زیادتی کرے تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ عدل کی طرف لوٹ آئے۔ *(آیت 9)*

3. **بدگمانی، تجسس اور غیبت سے منع:**

"اے ایمان والو! بہت سی گمانوں سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور تجسس نہ کرو، اور تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔" (آیت 12)

4. **تمام انسانوں کی برابری:**

"بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو

سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔" *(آیت 13)*

5. ایمان اور اسلام میں فرق:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے، حالانکہ وہ ابھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں، ایمان ان کے دلوں میں نہیں اترا۔ *(آیت 14)*

مشکل الفاظ کے معانی:

لفظ	معنی
ترفعو	بلند کرو
ا	
أصوا	تمہاری آوازیں
تکم	

الفسق نافرمانی، بدکرداری

البغی زیادتی کرنا

الظن گمان

التج ٹوہ لگانا

سس

الغیبة غیبت کرنا

الشعو قومیں

ب

القبائل قبیلے

أتقاكم تم میں سب سے

زیادہ پرہیزگار

سورة الحجرات کا خلاصہ (سادہ زبان میں):

اس سورت میں ہمیں سکھایا گیا کہ ہمیں نبی ﷺ کا ادب و احترام ہر حال میں کرنا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کے جھگڑوں کو انصاف کے ساتھ ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ غیبت، بدگمانی، اور دوسروں کی جاسوسی سے بچنا چاہیے۔ اسلام میں سب برابر ہیں — کوئی شخص نسل، رنگ یا زبان کی وجہ سے دوسرے سے بہتر نہیں بلکہ جو تقویٰ والا ہے وہی اللہ کے نزدیک عزت والا ہے۔ یہ سورت اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے۔

سورۃ الفرقان کا خلاصہ

سورۃ الفرقان قرآن پاک کی 25ویں سورت ہے، جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ "الفرقان" کا مطلب ہے **"حق اور باطل میں فرق کرنے والی چیز"** یعنی قرآن۔ اس سورت میں قرآن کی عظمت، رسول ﷺ کی صداقت، کفار کے اعتراضات کے جوابات اور مومنوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

اہم مضامین:

1. قرآن کی حقانیت:

"بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن) نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہان والوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔" (آیت 1)

2. کفار کے اعتراضات:

کفار کہتے تھے کہ نبی ﷺ عام انسان ہیں، کھانا کھاتے ہیں، بازاروں میں چلتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ نبی کی انسانیت ان کے لیے مثال ہے، تاکہ وہ بھی عمل کرسکیں۔ (آیت 7-8)

3. اللہ کی قدرت:

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، دن اور رات کو بنایا، اور سب کچھ ایک نظام کے تحت چل رہا ہے۔ (آیت 45-62)

4. مشرکین کا انجام:

جنہوں نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

قیامت کے دن وہ پشیمان ہوں گے۔ *(آیت 23)*

5. "عبادالرحمن" کی صفات:

سورت کے آخر میں اللہ نے اپنے خاص بندوں کی خوبیاں بیان کیں، جیسے:

- وہ عاجزی سے چلتے ہیں۔
- جاہلوں سے نرمی سے بات کرتے ہیں۔
- راتوں کو اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔
- فضول خرچی نہیں کرتے۔
- قتل، زنا، اور جھوٹ سے بچتے ہیں۔

- توبہ کرتے ہیں۔
- جھوٹے کاموں سے دور رہتے ہیں۔
- قرآن پر غور کرتے ہیں۔
- اپنے گھر والوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔

(آیات 63-77)

مشکل الفاظ کے معانی:

لفظ	معنی
الفرقان	حق و باطل میں فرق کرنے والا (قرآن)

تبارک بڑی برکت والا

عبادہ اس کے بندے

أشر مغرور

الزور جھوٹ

تبیعًا مددگار

سُبْحَانَ پاک ہے

هباءً ریزہ ریزہ کر دیا

منثورًا

عباد رحمٰن کے بندے

الرحمن

الهون نرمی و عاجزی

سورۃ الفرقان کا خلاصہ *(سادہ زبان میں)*:

سورۃ الفرقان ہمیں قرآن کی عظمت یاد دلاتی ہے۔ یہ سورت بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رہنما بنا کر بھیجا۔ کفار نے اعتراض کیا کہ نبی ﷺ انسان ہیں، مگر اللہ نے فرمایا کہ یہی انسانیت نبی کی عظمت ہے۔ آخر میں اللہ نے اپنے محبوب بندوں یعنی "عباد الرحمن" کی نشانیاں بتائیں کہ وہ لوگ نرم دل، عبادت گزار، صبر کرنے والے، سچ بولنے والے، اور ظلم و گناہ سے دور رہنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے اللہ نے جنت کی خوشخبری دی ہے۔

دونوں سورتوں کے موضوعات کا موازنہ:

پہلو	سورۃ الحجرات	سورۃ الفرقان
نوعیت	مدنی (اخلاقی و معاشرتی احکام)	مکی (عقائد و توحید)
اہم پیغام	اسلامی معاشرت اور ادب کے اصول	قرآن کی عظمت اور مومنوں کی صفات

مرکزی	نبی ﷺ کا ادب، انصاف،	توحید، رسالت، عباد
خیال	غیبت سے بچنا، تقویٰ	الرحمن کی صفات
نتیجہ	ایک مثالی اسلامی معاشرہ کی تشکیل	ایک مثالی مومن کی صفات کا تعین

نتیجہ:

سورۃ الحجرات اور سورۃ الفرقان دونوں اسلام کے اخلاقی اور روحانی نظام کو واضح کرتی ہیں۔ سورۃ الحجرات ہمیں **سماجی زندگی کے اصول** سکھاتی ہے جبکہ سورۃ الفرقان ہمیں **ایمانی زندگی کے اصول** سکھاتی ہے۔ ایک طرف عدل، اخلاق، بھائی چارہ اور احترام کی تعلیم ہے، تو دوسری طرف عبادت، تقویٰ، عاجزی اور پرہیزگاری کا پیغام۔ ان دونوں سورتوں پر عمل کرکے ایک مسلمان دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 2: فضائلِ قرآن پر جامع نوٹ لکھیں، نیز حدیث اور سنت کی اہمیت واضح کریں، انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

فضائلِ قرآن

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور آخری ہدایت نامہ ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا۔ یہ کتاب تمام انسانوں کے لیے راہِ ہدایت، روشنی، نصیحت، شفا اور رحمت ہے۔ قرآن صرف ایک مذہبی کتاب نہیں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو کو واضح کرتا ہے۔ اس میں عقائد، عبادات، اخلاق، معاشرت، سیاست، معیشت، قانون، عدل اور انصاف کے تمام اصول بیان کیے گئے ہیں۔

قرآن کریم کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ **اللہ کا کلام** ہے، جس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا:

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ"

ترجمہ: بے شک ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ (سورۃ الحجر: 9)

قرآن ہر زمانے کے لیے ایک زندہ معجزہ ہے۔ یہ نہ صرف عربی زبان میں فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے بلکہ اس کے مضامین میں وہ حکمت، علم اور نور موجود ہے جو دنیا کے کسی کلام میں نہیں۔

قرآن کے فضائل احادیث کی روشنی میں

1. قرآن قیامت کے دن شفاعت کرے گا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ القِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ"

(مسلم)

ترجمہ: قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔

2. قرآن بہترین ساتھی ہے:

نبی ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے" (بخاری)

3. قرآن دلوں کا سکون ہے:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ"

ترجمہ: سنو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(سورۃ الرعد: 28)

4. قرآن پر عمل کرنے والے کو کامیابی ملتی ہے:

"یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے ان لوگوں کے لیے جو پرہیزگار ہیں۔" (سورۃ البقرہ: 2)

قرآن کی اہم خصوصیات

خصوصیت	وضاحت
ہدایت کی کتاب	قرآن زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
عالمگیر پیغام	اس کا پیغام کسی قوم یا نسل تک محدود نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے۔
علم و حکمت کا خزانہ	قرآن میں علم، عقل، سائنس، اخلاق اور قانون کے اصول موجود ہیں۔
اللہ کی پہچان کا ذریعہ	قرآن کے ذریعے انسان اپنے خالق کو پہچانتا ہے۔
روحانی سکون	قرآن کی تلاوت سے دل و دماغ کو سکون ملتا ہے۔

قیامت کے دن شفاعت قرآن اپنے پڑھنے اور عمل کرنے والوں کے حق میں سفارش کرے گا۔

قرآن پر عمل کی اہمیت

قرآن صرف پڑھنے کی کتاب نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا:

"وَاتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ"

ترجمہ: اور اس (قرآن) کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔ (سورۃ الاعراف: 3)

قرآن پر عمل کرنے والا معاشرہ عدل، محبت، علم، امن اور بھائی چارے کا نمونہ بن جاتا ہے۔ جو قومیں قرآن کے احکام پر عمل کرتی ہیں، اللہ انہیں سربلند کرتا ہے، اور جو اس سے منہ موڑ لیتی ہیں، وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔

حدیث اور سنت کی اہمیت

قرآن کے بعد اسلام میں **حدیث** اور **سنت** کی حیثیت دوسرا بڑا ماخذ ہے۔

حدیث سے مراد ہے: رسول اللہ ﷺ کے ارشادات، اقوال، افعال، اور آپ ﷺ کی خاموش تائیدات۔

سنت سے مراد ہے: نبی ﷺ کا طرزِ عمل اور طریقۂ زندگی۔

قرآن مجید نے واضح کیا ہے کہ نبی ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے:

"مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ"

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔

(سورۃ النساء: 80)

حدیث اور سنت قرآن کی تشریح کرتی ہیں، کیونکہ قرآن میں احکام تو موجود ہیں مگر ان کی عملی وضاحت سنت کے ذریعے ہوتی ہے۔ مثلاً:

- قرآن میں نماز کا حکم ہے، مگر اس کی ادائیگی کا طریقہ سنت سے معلوم ہوا۔

- روزہ، حج، زکوٰۃ کے تفصیلی احکام بھی سنت سے واضح ہوئے۔

حدیث و سنت کے بغیر دین کا تصور ناممکن ہے

1. قرآن کی وضاحت کا ذریعہ:

سنت قرآن کی تشریح کرتی ہے۔

مثال: قرآن کہتا ہے "نماز قائم کرو"، مگر یہ نہیں بتاتا کہ کتنی رکعت ہیں۔ یہ سنت سے معلوم ہوا۔

2. نبی ﷺ کی عملی زندگی:

حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ کے احکامات کو اپنی زندگی میں کیسے نافذ کیا۔

3. امت کے لیے رہنمائی:

نبی ﷺ نے فرمایا:

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے؛ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔" *(موطا امام مالک)*

انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کیوں ضروری ہے

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں جنہیں اللہ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے منتخب کیا۔ ان کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ وہ اللہ کے احکام کے نمائندے ہوتے ہیں۔

1. اللہ کا حکم:

قرآن میں بار بار آیا ہے کہ رسولوں کی اطاعت کرو۔

"وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ"

ترجمہ: ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے، اس کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جائے۔ *(سورۃ النساء: 64)*

2. رسول اطاعت کے معیار ہیں:

انبیاء کی زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی کیسے گزاری جائے۔

مثال: حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا جذبہ، حضرت موسیٰؑ کا صبر، حضرت عیسیٰؑ کی بردباری، اور نبی ﷺ کی رحمت عالمیت۔

3. اطاعت انکارِ الٰہی سے بچاتی ہے:

جو شخص نبی کی نافرمانی کرتا ہے وہ دراصل اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا:

"اور جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ ہدایت واضح ہو گئی، ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے" *(سورۃ النساء: 115)*

4. نبی اطاعت کا بہترین نمونہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا:

"لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

ترجمہ: بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین

نمونہ ہے۔ *(سورۃ الاحزاب: 21)*

انبیاء کی اطاعت کے اثرات

اثر	وضاحت
روحانی تربیت	نبی کی پیروی سے انسان کا دل پاک اور ایمان مضبوط ہوتا ہے۔
اخلاقی بلندی	نبی ﷺ کی سنت پر عمل انسان کو سچائی، نرمی اور انصاف سکھاتا ہے۔
اجتماعی اتحاد	انبیاء کی تعلیمات پر عمل سے امت میں بھائی چارہ اور اتفاق پیدا ہوتا ہے۔
دنیا و آخرت کی کامیابی	جو نبی کی اطاعت کرتا ہے وہ دنیا میں امن اور آخرت میں جنت پاتا ہے۔

خلاصہ

قرآن مجید اسلام کی بنیاد ہے، جو اللہ کا کلام ہے اور ہدایت کا منبع ہے۔ حدیث و سنت قرآن کی عملی تفسیر ہیں جن کے بغیر اسلام کا فہم مکمل نہیں ہوسکتا۔ انبیاء علیہم السلام کی اطاعت اس لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے منتخب پیغمبر ہیں جو انسانیت کے لیے راہِ نجات اور کامیابی کے رہنما ہیں۔ جو ان کے طریقے پر چلتا ہے وہ اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے، اور جو ان کی نافرمانی کرتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ لہٰذا قرآن، حدیث اور انبیاء کی اطاعت انسان کی نجات اور فلاح کا راستہ ہے۔

سوال نمبر 3— عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت (جامع نوٹ)

---

۱) عقیدۂ توحید — تعریف، اقسام اور دلائل

الف) لغوی و اصطلاحی تعریف

- **لغوی:** توحید کا لفظ عربی جڑ "و — ح — د" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے «واحد بنانا» یا «ایک ٹھہرانا»۔

- **اصطلاحی:** عقیدۂ توحید سے مراد یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہیں — یکتا، بے نیاز، لاشریک، خالق، حاکم، معبودِ حق اور تمام صفات میں کامل۔ کسی کو عبادت کا حق اسی کے لئے مخصوص کیا جائے۔

ب) توحید کی اقسام (علمائے الٰہیات میں معروف تقسیم)

1. **توحید الربوبیّہ (اللہ کی ربوبیت):** کائنات کا خالق، رازق، پالنے والا اور سنتِ کائنات کا مالک صرف اللہ ہے۔ (مثلاً: پیدا کرنا، زندہ کرنا، زندگی اور موت کا انتظامِ عالم)

2. **توحید اللوہیہ/العبادیہ (اللہ کی الوہیت/عبادت):** صرف اللہ ہی کو عبادت، دعا، قصرِ نظر اور عبودیت کا مقام دیا جائے — عبادت میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

3. **توحید الاسماء والصفات:** اللہ کے اسماء و صفات میں توحید — یعنی ان صفات کو بلا تشبیہ و مثال اور بلا تقلیل قبول کرنا (اللہ کی صفتِ علم، قدرت، حیات وغیرہ)۔

ج) قرآنی اور عقلی دلائل برائے توحید

قرآنی دلائل (چند حوالہ جات بطور رہنمائی):

- سورۃ الإخلاص: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ...» — توحیدِ ذات کا واضح بیان۔

- سورۃ البقرۃ/آیات جو ربوبیت، رزق، تکوین وغیرہ کے ذریعہ اشارہ کرتی ہیں (مثلاً آیات جو آسمان و زمین کی تخلیق اور نظم کو دلیل قرار دیتی ہیں)۔

عقلی دلائل مختصراً:

1. **کونسیسٹنسی/تسلسل کا دلیل (کازولوجیکل):** کائنات میں سبب و مسبب کا تسلسل ایک پہلی علت (مُبدع) کی طرف اشارہ کرتا ہے؛ کثرتِ موجدین کا نظریہ منطقی مشکلات میں پڑتا ہے — ایک مدبر و خالق کا تصور سادہ اور معقول ہے۔

2. **نظام و حکمت (ٹیلیولوجیکل دلیل):** کائناتی نظام، قوانین طبیعیہ، اعضاءِ انسانی کی پیچیدگیاں ایک عقل مند خالق کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

3. **فطری دلیل *(Fitrat)*:** انسان کی فطرت میں خدا کی پہچان کا جو شعور ہے، وہ توحید کی طرف رجحان ظاہر کرتا ہے۔

4. **اخلاقی دلیل:** مقصدِ اخلاق اور جزا و سزا کا وجود ایک عالمِ عدل *(One moral governor)* مانگتا ہے — جو واحد حاکم ہو۔

د) توحید کا اخلاقی و عملی مفہوم

توحید صرف عقیدہ نہیں بلکہ زندگی کی رہنمائی بھی ہے: عبادت کا صرف اللہ کے لیے ہونا، زندگی کے فیصلے اسی کی رضا کے لیے، خلق کے ساتھ انصاف اور توکل۔ توحید سے توجہِ عمل، تواضع اور شکر مندی جنم لیتی ہے۔

---

۲) عقیدۂ رسالت — تعریف، ضرورت اور دلائل

الف) لغوی و اصطلاحی معنی

- **لغوی:** «رسول» وہ ہے جسے کوئی چیز پہنچائی جائے؛ «نبی» وہ ہے جسے اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔

- **اصطلاحی:** عقیدۂ رسالت سے مراد یہ ایمان کہ اللہ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے رسول بھیجے — وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت اور شریعت/ہدایت دینے کے لیے منتخب کیا، اُن کے ذریعے حق و باطل کی نشاندہی، قوانینِ عبادت اور شریعت لوگوں تک پہنچائی جاتی ہے۔

ب) نبی بمقابلہ رسول (فرقِ اصطلاحی)

- **نبی:** وہ جسے اللہ وحی کرے؛ ہر رسول نبی ہو سکتا ہے مگر ہر نبی پر ضروری نہیں کہ نئی شریعت لائے۔

- **رسول:** عام طور پر وہ پیغامبر جس کے ذریعے کسی قوم کو شریعت یا واضح حکم دیا گیا ہو — مثال: موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ۔

ج) قرآن و دلیلِ شرعی برائے رسالت

قرآنی دلائل کی مثالیں:

- «وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ» (آیت نما) — پیغمبروں کا وجود اور ان کی وحی کا بیان۔

- «مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ» (سورۃ الاحزاب) — ختمِ نبوت کا بیان۔

د) رسالت کے قرآنی و عقلانی ثبوت (مختصر)

1. **ضرورتِ رہنمائی:** فطری طور پر انسان محدود علم کا مالک ہے؛ شریعت و اخلاقی قوانین براہِ راست الہامی رہنمائی کے بغیر ٹھیک طور پر نافذ نہیں ہو سکتے۔ اس بنیاد پر عالمِ ہدایت کیلئے رسول لازم ہیں۔

2. **تاریخی تواتر:** مختلف ادوار میں آنے والے رسولوں کی متواتر تاریخ اور ان کے معجزات/اثرِ اجتماعی 'رسالت' کے حقیقی ہونے کا ثبوت دیتی

ہے۔

3. **معجزات کا نقش:** قرآن خود حضورِ محمد ﷺ کے اعجاز میں ہے؛ دیگر انبیاء کے معجزات (بحر کا پھٹنا، مردوں کا زندہ ہونا وغیرہ) اللہ کے جانب سے بھیجے گئے نشانات ہیں۔

4. **قرآنی دعوئ تسلسلِ ہدایت:** قرآن بتاتا ہے کہ اللہ نے ہر امت میں راہِ ہدایت بھیجی تاکہ لوگوں کو سچائی پہنچے — یہ تسلسل رسالت کا قرآنی ثبوت ہے۔

ہدف و افادیتِ رسالت

رسولانِ کرام نے اخلاقی راہ دکھائی؛ معاشرتی قوانین، عدل، عبادت کے طریقے، اور انسان کے لیے نجات کے راستے واضح کیے۔ ان کی سنت قرآن کی تفسیر، تشریح اور اطلاق ہے — اسی وجہ سے سنت کی اہمیت ہے (نیچے سطور میں اشارہ ہوا)۔

---

۳) عقیدۂ آخرت — قرآن مجید میں دلائل، اقسامِ دلائل اور فلسفۂ آخرت

صارف نے خاص طور پر پوچھا: **"عقیدہ آخرت کے ثبوت میں قرآن نے کیا دلائل پیش کیے ہیں؟ تفصیلاً لکھیں"** — لہٰذا ذیل میں قرآنِ کریم کی جانب سے پیش کیے گئے دلائل، ان کی اقسام اور ان کے فلسفیانہ اور اخلاقی نتائج تفصیل سے دیے جا رہے ہیں۔

الف) عقیدۂ آخرت — تعریف

عقیدۂ آخرت سے مراد یہ ایمان ہے کہ دنیا فانی ہے، موت کے بعد زندگی ہے، قیامت آئے گی، انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملے گی، اور آخرت میں حیاتِ دائمی، حساب، ثواب و عذاب ہوگا۔

ب) قرآنی دلائل — اقسامِ ثبوت اور تشریح

1) صریحِ قرآنی بیانات *(Textual Assertions)*

قرآن میں بارہا صریح الفاظ میں یومِ قیامت، حساب، کتاب، پل صراط، جنت و دوزخ، پھٹکی ہوئی دنیا وغیرہ کا اعلان ہے — یعنی براہِ راست اور قطعی بیان۔ مثالیں *(بطور حوالہ)*:

- سورۃ قیامۃ/آیات *(جو قیامت کی حقیقت پر مبنی استدلال پیش کرتی ہیں)*؛

- سورۃ النبأ، سورۃ الواقعۃ، سورۃ الذاریات وغیرہ میں قیامت و جزا و سزا کا واضح بیان۔

معنیٰ: قرآن بالکل براہِ راست اعلان کرتا ہے کہ موت کے بعد سوال جواب اور حساب ہوگا — یہ بنیادی معاملہ ہے، قابلِ تشکیک نہیں۔

2) استعاراتی و تجرباتی دلائل (Analogical/Empirical Arguments within Quran)

قرآن میں قدرتِ الٰہی کے مظاہر *(زندہ و مردہ کو زندہ کرنا)* کو قیامت کے لئے دلیل بنایا گیا ہے:

- ***مثالِ نباتات و حیوانات:*** جو فصلیں مر کر سوکھی زمین سے پھوٹ پڑتی ہیں، وہ ماضیِ موت کے بعد پھر زندہ ہونے کا نشانِ قدرت ہیں — لہٰذا

زندہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنا مشکل نہیں۔ (قرآن اس قسم کی مثالیں متعدد مقامات پر دیتا ہے)

- **انسانی تخلیق سے استدلال:** قرآن فرماتا ہے کہ اللہ نے انسان کو پہلی بار بے جان مادّۂ خام سے پیدا کیا — اسی اللہ کے لئے دوبارہ زندہ کرنا بعید نہیں۔ (بنیادی ارشادات سورۃ الحج/آیتیں وغیرہ)

حوالہ جاتی مثال (قرآنی منطق): ربّ نے تم کو پہلے نہیں بنایا؟ پھر انسان کی پہلی تخلیق کو دلیل بنا کر قیامت کی عدم ناممکنیت ثابت کی جاتی ہے — یعنی جو چیز اللہ نے پہلی بار کی وہ دوبارہ بھی کر سکتا ہے۔

3) تاریخی واقعات و عبرتیں (Historical Warnings)

قرآن میں متعدد قوموں کی عبرت آمیز کہانیاں ہیں — جنہوں نے دنیا میں آزمائش میں افراط و تفریط کی اور پھر ازالۂ عبرت ہوا (قومِ عاد، ثمود، قومِ نوح وغیرہ)۔ یہ بات بتاتی ہے کہ اللہ تاریخ میں مداخلت کرتا اور عبرت کے

طور پر افعال انجام دیتا ہے — قیامت بھی ایک عظیم مداخلت ہے جو اسی اللہ کے کیا ہوئے افعال کی تسلسلِ قدرتی نشانی ہے۔

4) الٰہی صفات سے استدلال (Divine Attributes Argument)

قرآن اللہ کو قادرِ مطلق، حیّ، قادِر اور صاحبِ ارادہ قرار دیتا ہے۔ اگر اللہ ہر شے کا مالک و قادِر ہے تو موت کے بعد حیات (قبروں سے قیامۃ) اس کے لئے مشکل نہیں۔ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ کی قدرت و زندگی کا حوالہ دے کر قیامت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

5) اخلاقی-معنوی دلیل (Moral/Justice Argument)

قرآن منطقی بات کرتا ہے: دنیا میں اکثر مظلوموں کا حق نہیں ملتا، نیکی اور بدی کا انصاف عموماً ادھورا رہ جاتا ہے — لہٰذا ایک آخرت ضروری ہے جہاں ہر شخص اپنے عمل کا عدل کے ساتھ بدلہ پائے۔ اس دلیل کو قرآن نے متعدد آیات میں پیش کیا: بے انصافی عالمی نظام میں موجود ہے، قیامت میں جزا و سزا ہو گی تاکہ اللہ کا عدل بحال ہو۔

6) نبیّانہ دعوت اور یومانہ تصدیق (Prophetic Pronouncements and Signs)

نبیّ کریم ﷺ نے اور قرآن نے قیامت کے مخصوص علامات (چھوٹی و بڑی) بیان کیں — جیسے نفخِ صور، دجال، دوسری علاماتِ قیامت — یہ پیشگوئیاں قرآنی/حدیثی بیانات کا حصہ ہیں اور عوام میں اس عقیدے کو تقویت دیتی ہیں۔ قرآن ان علامات کا ذکر کر کے لوگ کو تیار کرتا ہے اور ان حقائق کو حقیقت ثابت کرتا ہے۔

ج) چند قرآنی آیات بطور مثال (مختصر حوالہ اور اردو مفہوم)

نوٹ: یہاں ہم آیات کے مفاہیم بطور خلاصہ لکھ رہے ہیں تاکہ دلائل کا فہم آسان ہو — اصل آیات مطالعے کے لئے قرآن مجید پڑھیے۔

1. **تخلیقِ اوّل اور تخلیقِ دوم سے دلیل:**

قرآن کہتا ہے کہ تمہیں پہلی بار بنایا گیا تو پھر زندہ بھی کیا جا سکتا ہے — یہ قیامت کا منطقی ثبوت ہے۔ (مثال: سورۃ الحج/آیات اور سورۃ الرحمٰن کے اشارات)۔

2. ہڈیوں کو جوڑنے کا استدلال:

قرآن سوال کرتا ہے: کیا انسان یہ نہیں سمجھے گا کہ ہم اس کی ہڈیوں کو دوبارہ جوڑ سکتے ہیں؟ (سورۃ القیٰمۃ/آیات) — یعنی جسمانی قیامت ممکن ہے۔

3. قدرتی اشارے (پودوں اور بارش):

اللہ فرماتا ہے کہ بات کو سنبھال کر دیکھو: پانی مرے ہوئے زمین کو زندہ بناتا ہے — اسی طرح مردہ انسانوں کو بھی اللہ زندہ کرے گا۔ (قرآنی منطق متعدد مقامات پر)

4. قیامت کی مخصوص تصاویر اور واقعات:

قرآنی بیانات میں یومِ محشر، کتابِ اعمال، میزان، پلِ صراط اور جنت و جہنم کے مناظر موجود ہیں — یہ سب قیامت کی حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔ (سورۃ الزمر، الواقعۃ، التکویر وغیرہ)

د) قرآنِ کریم کے حوالے سے لوگوں کے اعتراضات اور قرآن کا ردِّ اعتراض

- اعتراض: «اگر ہم مر گئے تو کیا دوبارہ ہونے کا امکان ہے؟» — قرآن جواب دیتا ہے: تمہاری پہلی تخلیق خود دلیل ہے؛ نیز قدرتِ الٰہی کے دیگر مظاہر (بادل، بارش، پیدائش) مشاہداتی ثبوت ہیں۔

- اعتراض: «ہم نے بڑا عرصہ گزار دیا، یہ سب افسانہ ہے» — قرآن بتاتا ہے: دنیا کی عارضی کامیابیاں مستقل نہیں، قیامت ثباتِ عدل کے لئے لازم ہے۔

ہ) عقیدۂ آخرت کا اخلاقی و اجتماعی معنی (افادیت)

1. **ذاتی اصلاح:** آخرت کا یقین انسان کو گناہ سے روکے، نیکی کی طرف مائل کرے، اور صبر و شکر میں مدد دے۔

2. **معاشرتی عدل:** بدعنوانی، ظلم اور استحصال روکنے میں آخرت کی یاد اہم محرک ہے۔

3. **تھوکِ انصاف:** مظلوموں کے لئے امید کہ ان کا حق آخرت میں ملے گا — یہ سماجی حوصلہ افزائی کا سبب بنتا ہے۔

4. **معنویت اور مقصدِ حیات:** دنیا کے وقتی مفادات کے بجائے ازلی مقصد (خالق کی رضا) کو فوقیت ملتی ہے۔

---

٤) خلاصۂ کُلّی — تینوں عقائد کا باہمی ربط اور عملی نتائج

1. **توحید** — بنیادِ ایمان ہے: اللہ کی یکتائی، حاکمیت اور وحدتِ صفات۔

2. **رسالت** — توحید کی تعلیم کو انسانوں تک پہنچانے کا ذریعہ: رسولان الٰہی نے ہدایت اور عملی نمونہ دیا۔

3. **آخرت** — زندگی کا اخلاقی و عدالتی نتیجہ: اعمال کا حساب، جزا و سزا، عدل کا ابدی نفاذ۔

یہ تین بنیادی عقائد ایک دینی نظام تشکیل دیتے ہیں: توحید ہمارا نظریۂ ماوراء، رسالت ہمارا رہنمائی نظام، اور آخرت ہمارا اخلاقی اور جزا و سزا کا ضامن۔ قرآنِ کریم ان سب کا منبع اور دلیل پیش کرتا ہے — صریح بیانات، طبیعی مظاہر سے استدلال، تاریخی عبرتیں اور الٰہی صفات سے منطقی نتائج دے کر۔ ایمانِ صحیح وہ ہے جو ان تینوں میں کامل یقین اور عمل کے ساتھ مطابقت رکھتا ہو۔

مطالعے کے مشورے (اگر آپ مزید گہرائی چاہتے ہیں)

- توحید کے تفصیلی مسائل: تفہیمِ اسماء و صفات، فرق بین تشبیہ و تمثیل، عقائدِ فرقہ جاتی اختلافات۔

- رسالت: فرق بین نبوّت و رسالت، نبوی معجزات، خاتمیتِ نبوت کے دلائل۔

- آخرت: تفصیلی مطالعہ کے لئے سورۂ الزلزال، الواقعة، النبأ، الفرقان، الحج، یوم القیامہ کی تلاوت اور سمجھ ضروری ہے۔

- کتبِ مراجع: تفسیرِ کبیر (مثلاً تفسیرِ ابنِ کثیر، تفسیرِ طبری یا آسان تفسیرات)، عقائدِ امامِ الہندیا/اہلِ سنّت کے کتبِ عقیدت۔

سوال نمبر *4:* دین، مذہب، اسلام، عقیدہ اور ایمان پر جامع نوٹ لکھیں۔

دین کا مفہوم اور حقیقت

دین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں جزا، بدلہ، اطاعت، فرمانبرداری اور نظامِ زندگی۔ دین صرف عبادت کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، اجتماعی، معاشی، اخلاقی، اور سیاسی زندگی کے تمام پہلوؤں کو منظم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ" (آل عمران:*19*) یعنی اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی دین ہے۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ دین اسلام ہی اللہ کا پسندیدہ اور آخری نظام حیات ہے۔ دین وہ راستہ ہے جو انسان کو اللہ کی بندگی، تقویٰ اور نجات کی طرف لے جاتا ہے۔ تمام انبیاء کرام نے انسانوں کو ایک ہی دین یعنی اللہ کی بندگی کی دعوت دی۔ البتہ شریعتوں کے احکام زمانے اور حالات کے لحاظ سے مختلف ہوتے رہے مگر بنیادی عقیدہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت ایک ہی رہا۔

مذہب کا مفہوم اور فرق دین سے

مذہب لفظ "ذھب" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "چلنا یا راستہ اختیار

کرنا"۔ مذہب سے مراد وہ اعتقادی اور عملی نظام ہے جس پر لوگ چلتے ہیں۔ لیکن دین اور مذہب میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مذہب کا تعلق عموماً انسان کے عقائد اور رسوم سے ہوتا ہے جبکہ دین ایک جامع نظام ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ دین صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ سیاست، معیشت، معاشرت اور اخلاقیات کا مکمل رہنما ہے۔ مذہب کا دائرہ محدود جبکہ دین کا دائرہ وسیع ہے۔ مذہب انسان کا خود ساختہ نظام بھی ہو سکتا ہے جبکہ دین وہ الٰہی نظام ہے جو وحی الٰہی پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً ہندو ازم، بدھ ازم یا دیگر مذاہب انسانی فکر کی پیداوار ہیں، مگر دین اسلام اللہ کی طرف سے نازل شدہ نظام ہے جو ہر زمانے کے لیے راہِ نجات فراہم کرتا ہے۔

اسلام کا مفہوم اور خصوصیات

اسلام عربی لفظ "سلم" یا "سلام" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں امن، سلامتی اور اطاعت۔ اسلام کا مطلب ہے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا، یعنی اپنی خواہشات کو اللہ کی مرضی کے تابع کرنا۔ اسلام کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اللہ کی ہدایت کے مطابق عمل کرے۔ اسلام صرف عبادات کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے۔ اس میں عدل و

انصاف، مساوات، اخوت، رحم دلی، صداقت، امانت، وفاداری اور قربانی جیسے اوصاف شامل ہیں۔ اسلام کا بنیادی عقیدہ توحید ہے یعنی اللہ واحد ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اور تمام طاقتیں اسی کے قبضے میں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسلام کو پانچ ارکان پر قائم فرمایا: کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ یہ ارکان اسلام کے عملی مظاہر ہیں۔ اسلام انسان کو روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی طور پر مضبوط بناتا ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے۔

عقیدہ کا مفہوم

عقیدہ عربی لفظ "عقد" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں مضبوط گرہ لگانا۔ عقیدہ اس پختہ یقین کو کہا جاتا ہے جو انسان کے دل میں راسخ ہو جائے اور جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ اسلامی اصطلاح میں عقیدہ سے مراد وہ بنیادی ایمانی نظریہ ہے جس پر ایمان لانا مسلمان کے لیے لازمی ہے۔ ان عقائد میں توحید، رسالت، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، قیامت، تقدیر اور آخرت پر ایمان شامل ہیں۔ عقیدہ انسان کے عمل کی بنیاد ہے، یعنی اگر عقیدہ درست ہو تو عمل بھی درست ہوتا ہے۔ عقیدہ انسان کو مقصدِ

حیات سمجھاتا ہے، اسے دنیاوی خواہشات سے آزاد کرتا ہے اور اسے آخرت کی کامیابی کے لیے تیار کرتا ہے۔

ایمان کا مفہوم اور اہمیت

ایمان عربی لفظ "امن" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں "یقین، تصدیق اور امن و سکون حاصل کرنا"۔ ایمان دل سے تصدیق کرنے، زبان سے اقرار کرنے اور عمل سے ثابت کرنے کا نام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔" ایمان انسان کی روحانی قوت ہے جو اسے نیکی کی طرف راغب کرتی ہے اور برائی سے روکتی ہے۔ ایمان صرف زبانی اقرار کا نام نہیں بلکہ ایک عملی کیفیت ہے جو انسان کے اعمال اور اخلاق میں ظاہر ہوتی ہے۔

ایمان اور عقیدہ میں فرق

اگرچہ عقیدہ اور ایمان ایک دوسرے سے گہرے تعلق رکھتے ہیں مگر دونوں میں ایک لطیف فرق موجود ہے۔ عقیدہ دراصل ایمان کی فکری بنیاد ہے جبکہ ایمان اس عقیدے پر عملی یقین کا نام ہے۔ عقیدہ ایک نظریاتی یقین ہے جو دل

میں ہوتا ہے جبکہ ایمان اس یقین کا عملی مظاہرہ ہے۔ مثلاً عقیدہ توحید یہ یقین ہے کہ اللہ ایک ہے، جبکہ ایمان کا تقاضا ہے کہ انسان صرف اسی کی عبادت کرے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے۔

دین، مذہب، اسلام، عقیدہ اور ایمان کا باہمی تعلق

دین وہ جامع نظام ہے جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا۔ مذہب اس کا جزوی یا انسانی تصور ہو سکتا ہے۔ اسلام وہ دین ہے جو تمام الٰہی مذاہب کا خلاصہ اور تکمیل ہے۔ عقیدہ اس دین کی فکری بنیاد ہے جبکہ ایمان اس بنیاد پر عمل کی صورت ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ دین، عقیدہ اور ایمان ایک دوسرے سے لازم و ملزوم ہیں۔ اگر عقیدہ درست نہ ہو تو دین کی روح ختم ہو جاتی ہے، اور اگر ایمان کمزور ہو تو عمل بے جان ہو جاتا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں بار بار "الذین آمنوا و عملوا الصالحات" کا ذکر آتا ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں ایمان کی اہمیت

قرآن مجید میں ایمان کو نجات کی شرط قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ومن یؤمن باللّٰہ ویعمل صالحاً یدخلہ جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابداً" (النساء:122) یعنی جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ

ہمیشہ جنت میں رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان کا مظاہرہ صرف عقیدے میں نہیں بلکہ اخلاق اور عمل میں بھی ہونا چاہیے۔

اسلامی معاشرے میں دین اور ایمان کا کردار

دین اور ایمان فرد اور معاشرے دونوں کے لیے روحانی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ دین انسان کو اجتماعی نظم و ضبط سکھاتا ہے جبکہ ایمان اسے اخلاقی قوت عطا کرتا ہے۔ اگر معاشرے میں ایمان کمزور ہو جائے تو اخلاقی زوال پیدا ہوتا ہے اور بدعنوانی، جھوٹ، ظلم، اور نافرمانی عام ہو جاتی ہے۔ ایمان ہی وہ قوت ہے جو مسلمان کو صبر، برداشت، اخوت اور قربانی کے جذبے سے مزین کرتی ہے۔ دین انسان کے حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے اور ایمان ان فرائض کی ادائیگی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

اسلام کے عقائد کی جامعیت

اسلامی عقائد نہ صرف روحانی پہلو رکھتے ہیں بلکہ سائنسی، عقلی اور اخلاقی بنیادوں پر بھی مضبوط ہیں۔ اسلام کا ہر عقیدہ انسان کی فطرت سے ہم

آہنگ ہے۔ عقیدہ توحید انسان کو غلامی سے نجات دیتا ہے، عقیدہ رسالت اسے سیرتِ نبوی کی روشنی فراہم کرتا ہے، اور عقیدہ آخرت اسے نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے۔ اسلام میں ایمان و عقیدہ کا رشتہ اتنا مضبوط ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتے۔

نتیجہ

دین، مذہب، اسلام، عقیدہ اور ایمان دراصل ایک ہی حقیقت کے مختلف پہلو ہیں۔ دین اسلام اللہ کی طرف سے نازل کردہ جامع نظام ہے، مذہب اس کا جزوی یا عملی اظہار، عقیدہ اس کی فکری بنیاد، اور ایمان اس پر عمل کا مظہر۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عقیدہ اور ایمان کو مضبوط بنائے تاکہ اس کا دین مکمل اور عملی زندگی اسلام کے مطابق ہو۔ اسلام کے ذریعے ہی انسان حقیقی امن، عدل، اخلاق اور نجات حاصل کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 5: ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟ نیز حضرت محمد ﷺ کے ہم مسلمانوں پر کیا حقوق ہیں؟ جامع نوٹ لکھیں۔

ختمِ نبوت کا مفہوم

ختم نبوت دو الفاظ سے مل کر بنا ہے: "ختم" یعنی اختتام اور "نبوت" یعنی پیغمبری۔ اس کے لغوی معنی ہیں "نبوت کا ختم ہونا"۔ اصطلاحی طور پر ختمِ نبوت سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی، رسول، یا وحی الٰہی کا نیا سلسلہ شروع نہیں ہو سکتا۔ نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے، اور اب قیامت تک شریعتِ محمدی ہی نافذ العمل رہے گی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا: "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" (الاحزاب:40) یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔ یہ آیت ختم نبوت کے عقیدے کو قطعی اور غیر متبدل قرار دیتی ہے۔

ختم نبوت کی شرعی حیثیت

ختمِ نبوت ایمانِ اسلام کی بنیاد ہے۔ جو شخص ختمِ نبوت کا انکار کرے، وہ

اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا: "میرے بعد کوئی نبی نہیں" (صحیح بخاری)۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نبوت کا سلسلہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ پر مکمل اور ختم ہو گیا۔ ختم نبوت کا عقیدہ صرف قرآن و حدیث سے نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے اجماع سے بھی ثابت ہے۔ تمام صحابہ، تابعین اور ائمہ کرام کا اس پر اتفاق رہا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ختم نبوت کی حکمت اور ضرورت

ختم نبوت کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جو دین نازل کیا، وہ اسلام کی شکل میں مکمل ہو چکا۔ قرآن میں فرمایا گیا: "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" (المائدہ:3) یعنی آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی۔ جب دین کامل ہو گیا اور ہدایت کی کتاب قرآن محفوظ کر دی گئی، تو مزید نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب ہدایت کے لیے صرف قرآن و سنت ہی کافی ہیں۔ ختم نبوت انسان کے ایمان، نظامِ حیات اور دین کی بقا کی ضمانت

ہے۔ اگر اس دروازے کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو ہر جھوٹا شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اور امت میں انتشار پیدا ہو گا۔

نبی کریم ﷺ کی ختمِ نبوت کے دلائل

ختم نبوت کے بارے میں قرآن و حدیث میں بے شمار دلائل موجود ہیں۔ قرآن میں "خاتم النبیین" کے لفظ سے آپ ﷺ کی نبوت کا اختتام ظاہر ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک خوبصورت عمارت بنائی، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اینٹ بھی لگا دی جاتی تو عمارت مکمل ہو جاتی۔ میں وہ آخری اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔" (بخاری و مسلم)۔ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ نبوت کی عمارت آپ ﷺ پر مکمل ہوئی۔ آپ کی آمد نے نبوت کے سفر کو کمال اور اختتام تک پہنچا دیا۔

ختم نبوت کا تحفظ اور امت کی ذمہ داری

امت مسلمہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ختمِ نبوت کے عقیدے کا ہر حال میں تحفظ کرے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی جھوٹے نبی نے نبوت کا

دعویٰ کیا، امت نے متحد ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ بن خویلد اور مرزا غلام احمد قادیانی جیسے جھوٹے مدعیانِ نبوت کو ہمیشہ رد کیا گیا۔ ختم نبوت کا انکار دراصل اسلام کی اساس کو منہدم کرنا ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کے دلوں میں اس عقیدے کا تحفظ ایمان کا لازمی جزو ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے ہم مسلمانوں پر حقوق

نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، اس لیے آپ کے حقوق ہم مسلمانوں پر سب سے زیادہ ہیں۔ قرآن و سنت نے واضح طور پر نبی کے حقوق کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ درج ذیل چند اہم حقوق ہیں جو ہر مسلمان پر لازم ہیں:

1. ایمان اور عقیدت کا حق

سب سے پہلا حق یہ ہے کہ مسلمان نبی کریم ﷺ پر سچے دل سے ایمان لائے، آپ کو اللہ کا آخری نبی مانے اور آپ سے بے پناہ محبت کرے۔ قرآن میں فرمایا گیا: "النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم" *(الاحزاب:6)* یعنی نبی مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں

سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" (بخاری)۔

2۔ اطاعت اور اتباع کا حق

نبی ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا: "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" (النساء:80) یعنی جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبے میں نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرے۔ چاہے عبادات ہوں، معاملات ہوں، یا اخلاق، نبی ﷺ کی تعلیمات ہی معیارِ عمل ہیں۔

3۔ محبت اور تعظیم کا حق

نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کا تقاضا ہے۔ یہ محبت محض زبانی نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے ہونی چاہیے۔ آپ ﷺ کے نام کا احترام، آپ کے ذکر پر درود بھیجنا، اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنا اسی محبت کا عملی مظہر ہے۔ قرآن میں حکم دیا گیا: "ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" (الاحزاب:56) یعنی اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو۔

4. دفاع اور ناموسِ رسالت کا حق

نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اگر کوئی شخص یا گروہ آپ کی شان میں گستاخی کرے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ قانونی، اخلاقی اور پرامن طریقے سے اس کی مذمت کریں اور نبی ﷺ کی حرمت کا دفاع کریں۔ نبی کی ناموس پر قربان ہونا دراصل ایمان کی علامت ہے۔

5. تبلیغِ سنت اور پیغامِ رسالت کی اشاعت کا حق

نبی ﷺ نے فرمایا: "بلغوا عنی ولو آیۃ" یعنی میری طرف سے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، دوسروں تک پہنچاؤ۔ آپ ﷺ کا حق ہے کہ ہم ان کی لائی ہوئی تعلیمات کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں۔ قرآن، سنت، شریعت اور سیرتِ نبوی کی تبلیغ نبی کے پیغام کی تکمیل ہے۔

6. نبی ﷺ کی سیرت کو عملی زندگی میں اپنانا

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا: "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" (الاحزاب:21) یعنی تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ

آپ ﷺ کی سیرت کو اپنی زندگی کا دستور بنائیں — چاہے وہ عبادات میں ہو یا معاملات میں، اخلاق میں ہو یا سیاست میں۔

ختم نبوت کے اثرات اور پیغام

ختم نبوت کا عقیدہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اب انسانیت کی نجات کا واحد راستہ قرآن و سنت کی پیروی ہے۔ اب نہ کوئی نئی وحی نازل ہو گی، نہ کوئی نئی شریعت۔ ہر مسئلے کا حل اسلام کے اندر موجود ہے۔ ختم نبوت کے ذریعے امت کو یہ پیغام دیا گیا کہ وہ نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی حفاظت کرے، اس میں اضافہ یا کمی نہ کرے، اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے۔

نبی کریم ﷺ کے حقوق ادا کرنے کی اہمیت

اگر امتِ مسلمہ نبی ﷺ کے حقوق ادا کرے، ان کی تعلیمات کو اپنائے اور ختم نبوت کے عقیدے پر مضبوطی سے قائم رہے، تو دنیا میں امن، عدل اور اخلاق کی فضا قائم ہو جائے۔ نبی ﷺ کے حقوق ادا کرنا محض ایک مذہبی فریضہ نہیں بلکہ روحانی زندگی کا مرکز ہے۔ آپ ﷺ کی محبت سے ہی ایمان مکمل ہوتا ہے اور آپ کی اطاعت سے ہی انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

نتیجہ

ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے اور نبی کریم ﷺ کے حقوق اس ایمان کے تقاضے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں جن پر دین مکمل ہوا۔ آپ کی اطاعت، محبت، تعظیم اور پیغام کی تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ امت کی وحدت، دین کی حفاظت، اور ایمان کی تکمیل کی ضمانت ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل و جان سے ختم نبوت کے عقیدے پر قائم رہے، نبی ﷺ کی سنتوں کو اپنائے اور ان کے حقوق کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنائے۔